وفیات: آہ! حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ؒ کا سانحہ ارتحال

داغ فراقِ صحبت شب کی جلی ہوئی　　اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کے آخری خلیفہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب ؒ مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ ۱۷/ مئی ۲۰۰۵ء کو بروز منگل بھارت کے صوبے یو پی ضلع ہردوئی میں انتقال کر گئے۔ نماز جنازہ بدھ کے روز بعد از نماز فجر اشرف المدارس ہردوئی میں ادا کی گئی۔ اخباری رپورٹ کے مطابق نمازِ جنازہ میں تقریباً دس لاکھ افراد نے شرکت کی، جس میں برصغیر کے مختلف اطراف سے مشائخ وعلماء وصلحاء اور عوام کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر نے شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھا۔ نمازِ جنازہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے خلیفہ مولانا قاری امیر الحسن نے پڑھائی...... مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہیؒ خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر اللہ تعالٰی نے مرنے کے بعد پوچھا کہ کیا لائے ہو۔ تو میں صدیق (حضرت مولانا صدیق احمد باندوی) اور ابرار (حضرت مولانا شاہ ابرار الحق ہردوئیؒ) کو پیش کردوں گا...... آپ ۱۹۱۷ء کو محترم محمود الحق ایڈووکیٹ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ۱۹۳۲ء کو مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا۔ اور ۳۷ء میں وہیں سے فارغ ہوئے آپ کے والد حضرت حکیم الامتؒ کے مجاز صحبت تھے اور سلسلہ نسب حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلویؒ سے جاملتا ہے دورۂ حدیث میں آپ کے ساتھ ۴۲ طلبہ شریک تھے آپ ان میں اول آئے اور پہلی پوزیشن حاصل کی۔ انعام میں آپ کو دس روپے کے ساتھ ساتھ یہ کتابیں بھی ملیں، انہاء السکن۔ احیاء السنن، استدراک الحسن، اعلاء السنن ج ۱۳ اشرف السوانح تشکیل سندات بخاری مغلطات مرزا وغیرہ۔

فراغت کے بعد آپ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور ہی میں معین مدرس مقرر ہوئے اور کچھ عرصہ ابتدائی کتابیں پڑھائیں اس کے بعد حضرت تھانویؒ کے حسب ارشاد مدرسہ جامع العلوم کانپور تشریف لے گئے۔ وہاں تین سال گزارنے کے بعد مدرسہ اسلامیہ فتح پور میں مدرس مقرر ہوئے۔ پھر ۱۹۴۷ء میں ہردوئی میں اشرف المدارس کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔ جہاں آپ وفات تک درس وتدریس کے ساتھ ساتھ وعظ ونصیحت اور اصلاح وارشاد بھی فرماتے رہے...... آپ کا زمانہ طالب علمی ہی سے حضرت حکیم الامتؒ کے ساتھ اصلاحی تعلق رہا اور حضرت تھانویؒ نے آپ کو صرف ۲۲ سال کی عمر میں خلافت سے نوازا۔ دورانِ طالب علمی ہی میں آپ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ہر ہفتہ سہارنپور سے تھانہ بھون حاضری ہوتی رہی۔ خصوصاً ایام تعطیل اپنے پیرومرشد ہی کی خدمت میں گزارتے رہے۔ آپ حضرت تھانویؒ کے لگ بھگ ڈیڑھ سو خلفاء میں سب سے کم سن اور کم عمر خلیفہ ہیں پوری دنیا میں ان کے آخری خلیفہ بھی یہی ہیں۔ خلافت کے بعد دعوت وتبلیغ اور افادہ واستفادہ کے لئے جتنی بھی زندگی آپ کو ملی اور کسی خلیفہ کو نہیں ملی۔ انتہائی نفاست مزاج اور خوگر سنت تھے۔ کراچی میں آپکے تین مشہور خلفاء یہ ہیں حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ، حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب اور جناب قاری محفوظ الحق صاحب۔ بالآخر بزم اشرف کا یہ آخری چراغ بھی ایک زمانہ تک ضیا پاشیاں کرتا ہوا رنگ چمن کو شکستہ چھوڑ کر ہمیشہ کے لئے پس پردہ ہوا۔